سوال

(493)حج کی غلطیوں کا کفارہ کہاں ادا کیا جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج ادا کرتے ہوئے ایک حاجی سے کچھ غلطیاں سرزد ہوگئیں لیکن اس کے پاس کفارہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں اور وہ اپنے ملک واپس چلا گیا۔ کیا اپنے ملک میں رہتے ہوئے بھی وہ کفارہ وغیرہ ادا کرسکتا ہے یا اس کے لیے مکہ میں ہونا لازم ہے؟ اور اگر مکہ میں ہونا لازم ہے، تو کیا وہ کسی کو اپنا وکیل بنا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب دینے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس سے کون سی غلطی سرزد ہوئی۔ اگر اس نے کسی واجب کو ترک کردیا ہے، تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ فدیے کا جانور مکہ میں ذبح کرے، اس کا تعلق حج سے ہے، لہٰذا یہ مکہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ ذبح نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس نے کسی ممنوع کام کا ارتکاب کیا ہے، تو اس کے لیے تین امور میں سے کوئی ایک امر کافی ہے: (۱)چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے اور یہ کھانا مکہ میں کھلائے یا اس جگہ جہاں اس نے ممنوع فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ (۲)تین روزے رکھے اور وہ یہ روزے مکہ میں بھی رکھ سکتا ہے اور کسی دوسری جگہ بھی اس کے رکھنے کا جواز ہے اور نمبر (۳)حج میں تحلل اول (پہلی مرتبہ حلال ہونے) سے پہلے جماع کرلینے کی صورت میں اس کے لیے ایک اونٹ ذبح کرنا واجب ہے، جسے وہاں ذبح کیا جائے، جہاں اس نے اس ممنوع فعل کا ارتکاب کیا ہے یا وہ مکہ میں ذبح کرکے اسے وہاں کے فقراء میں تقسیم کردے یا اگر اس کو شکار کا بدلہ دینا ہے، تو وہ فدیہ اس شکار جیسا جانور ہوگا یا کھانا کھلانا ہوگا یا روزے رکھنے ہوں گے۔ روزے کسی بھی جگہ رکھے جاسکتے ہیں اور اگر کھانا کھلانا یا جانور ذبح کرنا ہے، تو اس کے لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هَدْيًا بَـٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ ... سورة المائدة 95

''یہ قربانی کعبہ پہنچائی جائے۔''

لہٰذا اس کا حرم کے اندر ہونا ضروری ہے۔ اس مسئلے میں وہ کسی کو اپنا وکیل بھی مقرر کرسکتا ہے 'کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے باقی ماندہ اونٹ ذبح کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل مقرر فرمایا تھا۔'' (1)

---

(1)(سنن ابی داود، المناسک، باب الہدی اذا عطب قبل ان یبلغ، حدیث: ۱۷۶۴ وقال الالبانی ''منکر'')

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 433

محدث فتویٰ